مقام اشاعت — رضوی کتب خانہ — بہاری پور بریلی

بحمدہ تعالیٰ

فاضل جلیل جناب مولانا حشمت علی خان صاحب قادری رضوی لکھنوی کی یک نفسی وسلسی تقریر

مسمّٰی

بنام تاریخی

تقریر منیر قلب ۱۳۴۲ھ

جو حقانیت اسلام

وردّ آریہ پر تبلیغ واشاعت کے عام اجلاس

صدر مقام بریلی میں ہوئی

اور

یونائیٹڈ اینڈ یا پریس لکھنؤ میں چھپکر

الحق الابلج من خلط ھذا الیوم بالسمج

بار دوم ۵۰۰ جلد — محصول ڈاک ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللھم یا نور لک الحمد سرمدا صل علی نورک المنیر والہ ابدا یا نور ویا نور النور ویا نورا قبل کل نور ویا نورا بعد کل نور ویا نور امع کل نور ویا نورا فی کل نور ویا نورا فوق کل نور لک النور وبک النور ومنک النور والیک النور وانت النور ونورا النور ونور علی کل نور صل علی نورک الانور والہ السراج الغرر وصحبہ المصابیح الزہر صلاۃ تجعل لنا بھا فی قلوبنا نورا وفی صدورنا نورا وفی عیوننا نورا وفی وجوھنا نورا وفی قبورنا نورا آمین یا نور الحق المبین۔ اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الَّذِینَ عِندَ اللّٰہِ الاِسلَامُ صدق اللہ العلی العظیم وبلغ رسولہ النجیب الرؤف الرحیم علیہ وعلی آلہ افضل الصلاۃ والتسلیم ونحن علی ذلک من الشاھدین والشاکرین والحمد للہ رب العلمین ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم وتب علینا انک انت التواب الرحیم

سجن پرشوتم دھارک منشو مسلمان متر و اسلامک پتر و سچائی کے پسند کرنیوالو مذہب کے فدائیو اسلام کے شیدائیو اس وقت اس سمے پر میں آپکو کوئی بہت بڑا ویاکھیان دینے کے لیے نہیں آیا ہوں آپ کو کوئی طویل اپدیش نہ دونگا آپ کے سامنے کوئی مفصل تقریر نہ کرونگا۔ کیونکہ اتنی سی بات ہی فقط یہ امر ہی کہ ادھرمیوں کے ہاتھوں سے جو دکھ مسلمانوں پر آرہے ہیں اور کفار کے جن

لہ یہ خطبہ اس بار کہ مولانا حضور پر نور مرشد برحق مجدد دین وملت سیدنا اعلیٰ حضرت قبلہ مولوی الشاہ نعمانی صاحب ماخوذ از ۱۲ منہ

جن مظالم نے اسلام کو نرغے میں لے لیا ہے اُن کو دیکھتے ہوئے میرے دل پر جو تکلیف ہے میرے من میں جو درد ہے وہ آپ کے سوا میں بیان کروں آہ ایک زمانہ تھا کہ عالم کی سلطنتیں ہمارے قدموں کے بوسے لینے کو اپنا فخر جانتی تھیں شہنشاہانِ جہاں کے تاج ہمارے پیر کے جوتوں سے ٹھکراتے تھے بڑے بڑے جبروت والے بادشاہوں کے تخت کو ہم نے اُلٹ دیا فرمانروایانِ عالم ہمارے فرمانبردار تھے کشور کشایانِ جہاں ہمارے ہی بندۂ فرماں تھے۔ پرتھوی کے راجہ مہاراجہ اپنی پگڑیاں ہمارے چرنوں پر ڈالا کرتے تھے قیصر و کسرے کے محل میں ہمارے ہی نعرہائے تکبیر نے زلزلہ ڈالدیا جدھر رُخ کرتے تھے فتح و کامیابی ہمارے قدموں پر لوٹتی تھی کسی کافر کو اتنی جرأت نہ تھی کہ وہ ہمیں بڑی نگاہ سے دیکھ سکے افسوس آج وہ وقت آگیا پتھروں کے پجاری پاخانے اور پیشاب کے پوتر سمجھنے والے ۳۳ کروڑ دیوتاؤں کے ماننے والے اسلام و مسلمین کے مٹانے کو تیار ہیں اُن کے دعوے ہیں کہ ہندوستان کے ساڑھے سات کروڑ ملکش مسلمانوں کو جلد جلد ہندو بنا ڈالو اور اگر یہ ہندو نہ ہوں تو انھیں بھارت ورت (ہندوستان) سے نکال دو وہ کہتے ہیں کہ ہم کعبہ کی چھت پر جاکر اوم کا جھنڈا گاڑیں گے۔ انھوں نے اشدھی سبھائیں قائم کرلی ہیں۔ ہندو سبھائیں بنا ڈالی ہیں کہیں چمار سبھا ہے کہیں گوجر سبھا ہے کہیں راجپوت سبھا ہے کہیں ذات پات توڑک منڈل ہے کہیں چھوت چھات توڑک منڈل ہے ہندو سنگھٹن ایک آندھی کی طرح ہندوستان کے ہر گوشے میں پھیل گیا ہے ہر ہندو نیچے کی آنکھ میں مسلمانوں کو دیکھکر خون اُتر آیا ہے ایک ایک مشرک جنا اسلام کے مٹانے پر تُلا ہوا ہے آگرہ، سہارنپور رائے بریلی، امرت سر، گونڈہ، جبل پور، پانی پت، ضلع ایٹہ، شاہجہانپور

میرٹھ، اجمیر مقدس وغیرہا مقامات پر مسلمانوں پر مظالم توڑے گئے اور مسلمانوں کی یہ حالت ہے کہ پٹ جاتے ہیں، مار کھا لیتے ہیں۔ اللہ اللہ ایک مشرک کے ناپاک ہاتھوں سے کہ گوبر کا اُپلا بھی اُس کا معبود ہے اور بدلا نہیں لے سکتے ہیں۔ بدلا لینا تو درکنار فریاد بھی نہیں کر سکتے اور فریاد کریں تو سننے والا کون۔

کفر کا زور ہے اسلام دبا جاتا ہے المدد اے شہ دیں کفر مٹانے والے

اللہ اکبر آج پرستاران توحید واحد قدوس کے ماننے والے اس قدر کم ہمت ہو گئے ایسے بزدل ہو گئے، اتنے کمزور ہو گئے۔ اے مسلمانو بہت سو چکے جاگو، خواب غفلت سے بیدار ہو سونے کا وقت گزر چکا اُٹھو ہوشیار ہو ہم نے مانا کہ تمھارے پاس تیر و تبر نہیں، تیغ و شمشیر نہیں، توپ و تفنگ نہیں، بندوق رفل نہیں۔ مگر تمھارے پاس اسلام کی حقانیت ہے، تمھارے سینوں میں حق کی امانت ہے۔ جس کے سامنے تمام اہل باطل کی گردنیں خم ہیں۔ تم ذرا جاگ تو جاؤ ہوشیار تو بنو پھر دیکھنا کہ تمھاری بے دست و پائی کس طرح اعدائے دین کے زور و مکر و فریب کے آہنی قلعوں پر برق خاطف بنکر گرتی ہے اور کیونکر اُن کے پرخچے اُڑا دیتی ہے۔ یہ وہی پیارا اسلام ہے جس کی عالم افروز تجلیاں اس آیت کریمہ میں دکھائی گئی ہیں جو میں نے ابھی آپ کے سامنے تلاوت کی ہے اس کا لفظی ترجمہ یہ ہے کہ بیشک سچا دین اللہ کے نزدیک اسلام ہے عالم میں جتنے مذاہب ہیں، دنیا میں جتنے دین ہیں، سنسار میں جتنے دھرم ہیں جگ میں جتنے مت ہیں خواہ وہ وام مارگی ہوں یا جینی ہوں یا بدھ ہوں یا یونیں و ویدانتی ہوں یا شیو مت ہوں یا وشنو مت ہوں یا چکران کت وشنو ہوں یا سناتن دھرم ہوں یا برہمو سماج ہوں یا آریہ سماج ہوں یا مجوس، عیسائی یہودی ہوں۔ کسی کا مذہب کسی کا دھرم کسی کا دین خدائے تعالیٰ تک نہیں پہنچا سکتا اگر کوئی مذہب خدا کے دربار تک

ہماری رسائی کرا سکتا ہے تو وہ پیارا مذہب اسلام ہے اس وقت اسلام کے مقابلہ پر جتنے مت (مذہب) آستین چڑھا کر اسلام سے مقابلہ کیلئے آئے ہیں اُن کا اسلام سے مقابلہ کر کے آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں آپ خود ہی سمجھ لیں گے یہ تو آپ کو معلوم ہی کہ خدا پاک ہی اُس کا نام قدوس سبوح ہی وہ ممکنات کی ہر آلایش و گندگی سے منزہ و مبرّا ہے اور یہ بھی معلوم ہے کہ پاک چیز سے دوسری چیز اُسی وقت ملکر فائدہ اُٹھا سکتی ہے جبکہ وہ خود بھی پاک ہو تو جو مذہب پاک خدا تک ہمیں پہنچائے ضرور ہے کہ ہمیں بھی پاک کرنے کا ذمہ لے آج اسلام کے مقابل ہر مذہب کو چیلنج ہے کہ وہ اپنے یہاں کے سو برس کے بڈھے کا مسلمانوں کے چار برس کے بچے سے مقابلہ کر کے دیکھ لے کہ جو شخص ستو برس تک وید کی تعلیم پر عمل کرتا رہا اُس کے وید نے کیا نفع دیا اور اس ایک چار برس کے مسلمان بچے کو اسلام کیا فیض پہنچاتا ہے ہر مذہب کے عقلا مانتے ہیں کہ پاخانہ اور پیشاب نجس ہیں ناپاک ہیں اشد ہیں آلودہ ہیں اور یہ بھی ظاہر ہے کہ کوئی انسان اس سے مستثنےٰ نہیں ہی ہر فرش کو یہ دونوں چیزیں لگی ہوئی ہیں اور ہر شخص اپنے بدن سے اپنے جسم سے اپنے شریر سے ان دونوں چیزوں کو دور اور جدا اور الگ کرنیکی کوشش کرتا ہے اب دیکھنا چاہیئے کہ چار برس کا بچہ کس طرح پاخانہ اور پیشاب کو اپنے جسم سے دور کرتا ہے جب اُس کو پیشاب کی ضرورت ہوتی ہے تو پہلے وہ ایک ڈھیلا تلاش کرتا ہے پھر ایسی جگہ دیکھتا ہے جہاں اس کو پیشاب کرتے ہوئے دوسرا نہ دیکھے اس لیے کہ انسان کی فطرت میں حیا اور غیرت کا مادہ قدرت نے ودیعت فرمادیا ہے۔ اسلام نے اُسکی حفاظت فرمائی اور اک چار برس کے بچے کو یہ تعلیم دی کہ وہ لوگوں کے سامنے بیٹھکر پیشاب بھی نہ کرے جب اسقدر اسکی غیرت کا لحاظ رکھا گیا ہی تو بڑا ہو کر اُسکو یہ

ہمت کبھی نہ ہوگی کہ وہ نامحرم عورت کے سامنے اپنا جسم کھولے۔ اسلام نے زنا کا
سدباب فرمادیا اب اُس کو محفوظ مقام مل گیا تو وہ دیکھتا ہے کہ قبلہ کیطرف میری پیٹھ
اور منہ نہ ہونے پائے جس کے طرف منہ کرکے میں اپنے خدا کی عبادت کرتا ہوں
اُس طرف گندگی کی حالت میں منہ یا پیٹھ ہونا بے ادبی ہے پھر وہ یہ بھی دیکھتا ہے
کہ آگے کی زمین اونچی نہ ہو کہ پیشاب لوٹ کر اسی کو ناپاک نہ کردے یہ بھی خیال
کرتا ہے کہ ہوا کے رُخ میں نہ ہو کہ پیشاب اُڑ کر اُس کے کپڑوں پر نہ پڑجائے۔ اب
پیشاب سے فارغ ہوگیا تو اُس نے ڈھیلا لے لیا اس لیے کہ استنجا کرتے وقت
اس کا ہاتھ ناپاک نہ ہو جب اُس کو اطمینان ہوگیا تو پانی سے اُس نے استنجا
کرلیا اگر پاخانہ کی اُس کو ضرورت ہوتی ہے تو تین یا سات ڈھیلے لیکر بیت الخلا جاتا
ہے پہلے بایاں پاؤں رکھتا ہے اس لیے کہ داہنا پاؤں افضل ہے مسجد میں جانے
کے لیے ہے پاخانہ میں اُس کو پہلے داخل کرنا بے ادبی ہے جانے سے پہلے وہ
ایک دعا پڑھتا ہے اللھم انی اعوذ بک من الخبث والخبائث یعنی میں ایک
عاجز انسان ہوں نجاستوں میں مبتلا ہوں اے اللہ تو ہی مجھے پاک کرے گا
تو میں پاک ہونگا پاخانہ میں جاکر اتنا ہی جسم کھولتا ہے جس کی ضرورت ہے
سر کو جھکائے ہوئے زمین پر نگاہ رکھتا ہے اُس کی عاجزی اُس کی ضعیف البنیانی
اُس کے پیش نظر ہے وہ اپنی شرمگاہ کو نہیں دیکھتا ہے تاکہ اُس کے قوائے
شہوانی میں ہیجان نہ پیدا ہو فارغ ہوکر ڈھیلے سے نجاست صاف کرتا ہے
اُس کے بعد پانی سے استنجا کرکے پہلے داہنا پاؤں نکالکر باہر آتا ہے کہ یہ جگہ
اس قابل نہ تھی کہ کوئی اپنی خوشی سے جائے مجبوراً جانا پڑتا ہے اس وجہ سے
یہاں سے جلد نکلنا چاہیے اور پہلے اپنے داہنے پاؤں کو نکالتا ہے باہر نکلکر
وہ پڑھتا ہے الحمد للہ الذی اذھب عن العذاب وعافانی

یعنی اُس خدا کا شکر کرتا ہے جس نے اُس نجاست سے اُس کو پاک کر دیا ہے۔ اب ویدک دھرم کے سو برس کے بڈھے کو دیکھیے اُس کو پیشاب کی ضرورت ہوتی ہے نہ وہ ڈھیلا تلاش کرے گا نہ پانی لے گا نہ کسی پوشیدہ جگہ سب کے سامنے سڑک پر دھوتی کھول کر موت کے ویسے ہی کھڑا ہو جائے گا تو لاجائے تو چھٹنکیوں اُس کی دھوتی میں پیشاب ہو گا اُس کو پاخانہ لگا ایک لٹیا میں دھی چھٹانک پانی لیکر چل دیا پاخانہ پھر کر اُس پانی سے بجائے پاک کرنیکے اور لیس لیا اور اُسی ہاتھ سے لٹیا چھوئی لٹیا بھی ناپاک ہوئی وہی لٹیا لیکر کوئیں پر آئے زمین سے مٹی لیکر اب اُن کو اس سے غرض نہیں کہ یہاں کسی نے موتا ہے یا آدمی نے پیشاب کیا ہے اُس لٹیا کو سان لیا اور کوئیں میں غڑپ کر دیا سارا کنواں بھی ناپاک کر دیا دیکھا یہ ہے ویدک دھرم کی تعلیم وید اپنے بھگت کو جس نے سو برس تک اُس کی سیوا کی ہے اتنا بھی نہ بتا سکا کہ پاخانہ پیشاب شدھ ہی یا اشدھ پوتر ہے یا اپوتر پاک ہے یا ناپاک بخلاف مذہب اسلام کے کہ اُس نے چار برس کے بچے کو پاکی کا وہ نفیس طریقہ بتایا ہی جو ابھی آپنے سُنا میدان تبلیغ میں ایک آریہ نے مجھ سے اعتراض کیا تھا کہ ساری سرشٹی پر میشور کیطرف سے ہندو پیدا ہوتی ہے تم اُسے مسلمان کر لیتے ہو میں نے کہا یہ کیسے کہنے لگا سب کے کھال لگی رہتی ہے تم اُس کی مسلمانی کر لیتے ہو میں نے کہا واہ واہ پنڈت جی آپ نے بڑی کرپا کی اپنے دھرم کی حقیقت میرے سامنے بیان کر دی آپ نے بتا دیا کہ ہندو دھرم ایسا اپوتر ہے کہ اُس کی علامت لگانے کے لیے پرمیشور کو کوئی جگہ ہی مناسب نہ معلوم ہوئی سوا پیشاب کے مقام کے پنڈت جی اس پر بہت بگڑنے کہنے لگے پرمیشور نے جس چیز کو جیسا پیدا کیا اُس کو ویسا ہی رکھنا چاہیے میں نے کہا آپ جب پیدا ہوئے تھے آپکے نال بھی تو لگا تھا کیوں کاٹ کے پھینک دیا

لگا رہنے دیتے پیچھے کی بجائے آگے بُم رہتی وہ بھی تو پریشوری کا پیدا کیا ہوا تھا
کہنے لگے وہ تو کاٹنے ہی کی چیز تھی میں نے کہا وہ کھال بھی کاٹنے ہی کی چیز تھی
جناب آدمی جب پیشاب کرتا ہے تو کچھ قطرے اُس کھال میں رہ جاتے ہیں
جب چلتا ہے اور حرکت ہوتی ہے تو نکلکر اُس کی دھوتی اور پائجامہ کو ناپاک
کر دیتے ہیں اسلام چونکہ پاک ہے اور پاک خدا تک پہنچا دیتا ہے اس لیے
اس نے بتایا کہ اُس کھال کو کاٹ دو کہ تمہارے پیشاب کا راستہ صاف
ہو جائے اور تمہارے کپڑے پاک رہیں اب آپ خود ہی فیصلہ کر لیں پنڈت
جی خاموش ہو گئے یہ ہے اسلام کی حقانیت کہ وہ اس طرح اپنے حلقہ بگوشوں
کو پاکی کی تعلیم دیتا ہے اور اُن کو پاک بنا کر پاک طریقہ پر چلا کر پاک خدا کی
پاک بارگاہ تک پہنچا دیتا ہے عالم کے مذاہب آئیں اور اسلام کی اس ایک
ادا سے مقابلہ کر دیکھیں یہ ہے ان الدین عند اللہ الاسلام جس کو فرمایا
گیا کہ بیشک پاک خدا سے پاک طریقہ پر پاک کر کے ملا دینے والا دنیا جہان
میں جگ سنسار میں اگر کوئی مت ہے اگر کوئی مذہب ہے اگر کوئی دھرم اگر
کوئی دین ہے تو وہ ایک پیارا اسلام ہے۔

اب دوسری دلیل سنئے تھوڑی سی عقل والا بھی اپنی بدھی پر زور دیکر
اپنے گیان سے سوچ وچار کر کے اس بات کو جان سکتا ہے کہ جو مذہب تمام دنیا
کے لیے آیا ہو جو دھرم سازی سرشٹی کے لیے اُپدیش کیا گیا ہو اُس کے اصول
اُس کے قواعد اُس کے قوانین اُس کے سدھانت ایسے ہونے چاہئیں جن پر تمام
عالم ہر آدمی ہر نش آسانی سے عمل کر سکے وید ہمیں یہ بتاتا ہے کہ پریشوری کی پوجا کا طریقہ
ہون کرنا ہے۔ ہون اس کا نام ہے کہ ویدی بنا کر اُس میں آگ جلائی جائے
اور وہ میوہ اور گھی جو خدا نے ہمکو کھانے کے واسطے عطا فرمایا ہے آگ میں ڈالکر

بھسم کردئے جائیں - اول تو یہ طریقہ بالکل عقل کے خلاف ہی کہ کھانے کی چیزوں کو نہ اپنے آپ کھائے نہ کوئی محتاج اُن سے فائدہ اُٹھائے بلکہ آگ میں جلادی جائیں کیسے اس میں پرمیشور کی کیا عبادت ہوئی - دوسرے یہ کہ پنڈت دیانند بانی آریہ دھرم ستیارتھ پرکاش تیسرے سمولاس میں لکھتے ہیں کہ ہر شخص کو روزانہ دونوں وقت کم از کم آٹھ آٹھ تولے گھی جلانا چاہیئے - میں پوچھتا ہوں ایک آریہ سخت غریب اور کنگال ہے اُس کو کھانے کے لیے بھی رتی بھر گھی نہیں ملتا تو وہ روزانہ آٹھ تولے گھی کہاں سے لاکر پرمیشور کی پوجا کرسکے گا کیا وید اُس پر فرض کرے گا کہ وہ چوری کرکے یا ڈاکہ مار کے چار ماشہ گھی مہیا کرے اور اپنے پرمیشور کو پوجے یا فرض کیجیے ایک شخص جنگل میں ہے وہ یا سلائی یا اور کوئی طریقہ آگ سلگانے کا اُس کے پاس نہیں وہ کیونکر اپنے مالک کی عبادت کرے تو معلوم ہوا کہ ویدک دھرم پر ساری سرشٹی عمل نہیں کرسکتی ہی بخلاف مذہب اسلام کے کہ وہ فرماتا ہے نہ تم پاگلوں کی طرح میوہ آگ میں جلاؤ نہ گھی جلاکر ہوا میں درگندو چراہند پیدا کرو بلکہ جب نماز کا وقت آئے پانی سے اپنے ہاتھ منہ پیر سر کو پاک کرکے خدائے واحد قدوس کے حضور اسکی عبادت کے لیے کھڑے ہوجاؤ پانی نہ ملے تو مٹی اور مٹی کی جنس کی تمام چیزیں پاک اور پاک کردینے والی بنادی گئی ہیں کوئی ضرورت پانی کی نہیں انھیں سے تیمم کرکے نماز پڑھ سکتے ہو اگر کھڑے ہونیکی طاقت نہیں بیٹھکر پڑھ سکتے ہو بیٹھنے کی قوت نہیں لیٹ کر پڑھ سکتے ہو - دیکھیے یہ ہی اسلام کی تعلیم کہ ہر شخص اس پیارے مذہب میں اپنے خدا کی عبادت کرسکتا ہی اسی کو فرمایا گیا ان الدین عند اللہ الاسلام کہ اگر کوئی عالمگیر مذہب ہے اگر کوئی دین تمام دنیا کو اپنے دامنِ رحمت میں لینے کی طاقت رکھتا ہی تو وہ پیارا مذہب

اسلام ہے جو امیر، غریب، مالدار، مفلس، طاقتور، کمزور، تندرست، بیمار، سب کو خداوند قدوس کے دربار میں یکساں حاضر کر دیتا ہے بخلاف وید کے کہ امیروں کے سوا غریب اُس پر عمل نہیں کر سکتے۔ تیسری دلیل ملاحظہ فرمائیے ایک مذہب کو چھوڑ کر دوسرا مذہب جب قبول کیا جاتا ہے تو اُس کی وجہ صرف یہی ہوتی ہے کہ یہ دھرم، یہ مذہب ہمکو اگلی زندگی میں نجات، آزادی، مکتی موکش دلا دیگا اس کے لیے ہمیں پہلے یہ دیکھنا ہے کہ جس مذہب کو ہم قبول جس دھرم کو ہم گرھن کرنا چاہتے ہیں آیا وہ ہماری نجات کا ذمہ لیتا بھی ہے یا نہیں اور اگر لیتا ہے تو تو اپنے اس قول میں سچا ہے یا نہیں مگر وید ک دھرم تو ہماری نجات دلانے سے خاموش رہنا در کنار صاف صاف انکار کر رہا ہے پنڈت دیانند ستیارتھ پرکاش کے ساتویں سملاس صفحہ ۲۰۸ میں لکھتے ہیں۔

پرمیشور اپنے بھگتوں کے پاپ معاف کرتا ہے یا نہیں پھر جواب دیتے ہیں نہیں کیونکہ اگر وہ پاپ معاف کرے تو اُس کا انصاف جاتا رہے اب تو آپ نے سمجھ ہی لیا وید کو نہ ماننا آپ کے نزدیک پاپ ہے اب آپ نے اس کی شدھی کی وہ وید کو ماننے لگا اُس کے سدھانتوں پر چلنے لگا ایشور کا بھگت ہو گیا مگر اُس کو فائدہ کیا ہوا اُس کا وید کو نہ ماننے کا پاپ ویسے کا ویسا ہی باقی رہا پھر وید ک دھرم سے کیا نفع پہنچ سکتا ہے اب تو وید ک دھرم نجات دلانے سے صاف انکاری ہے بخلاف اسلام کے کہ وہ فرماتا ہے من تاب وعمل عملا صالحا فاولئك يبدل الله سيا تهم حسنات جو شخص توبہ کرے اور اچھے کام کرے تو اللہ تعالیٰ اُن کے بُرے کاموں کو نیکیوں سے بدل دے گا دیکھیے یہ ہے اسلام کی رحمت والی ندا کہ آواز بلند فرما رہا ہے کہ تم بھنگی ہو یا چمار ہو، شودر ہو یا ملکش ہو پاپی ہو یا مہا پاپی ہو، ناستک ہو یا ادھرمی ہو کیسے

ہی گنہگار ہو کیسے ہی روسیاہ ہو کیسے ہی کافر مشرک بت پرست ہو آؤ میرے رحمت والے دامنوں میں چھپ جاؤ میرا پاک کلمہ پڑھ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وعلے آلہ وسلم پھر تمہارا نجات دلانا میرا ذمہ نجات تو نجات تمہارے گناہوں کو نیکیوں سے بدل وا دونگا۔ اسی کو فرمایا گیا ان الدین عند اللہ الاسلام کہ دنیا میں اگر کوئی مذہب نجات دلانے والا ہے تو وہ ایک پیارا مذہب اسلام ہے۔ چوتھی دلیل سنیئے۔ ایک پادری ایک یہودی ایک آریہ اور ایک مسلمان سب ملکر مشورہ کریں کہ جاپان یا چین چلکر اپنے اپنے مذہب کی اشاعت کریں مگر شرط یہ ہے کہ ہم میں سے کوئی شخص کوئی کتاب نہ لیجائے پادری صاحب تو ہٹ جائیں گے اور کہیں گے صاحبو مجھے بائبل یاد نہیں میں بغیر کتاب کے اپنا مذہب کیونکر پھیلا سکوں گا یہودی کہے گا مجھے توریت یاد نہیں میں بھی اس شرط سے مجبور ہوں اور پنڈت جی کو تو ایک عجیب حیرانی پریشانی سوار ہو جائے گی اور کہیں گے صاحبو چار ویدوں میں مجھے ایک بھی یاد نہیں مگر مسلمان کا ایک آٹھ برس کا بچہ کھڑا ہو گا اور کہدے گا ہاں اے پادری صاحب تم نہ جاؤ اور اے پنڈت جی تم بھی نہ جاؤ مگر میں ایک اسلامی فرزند تیار ہوں مجھے کسی کتاب کی ضرورت نہیں میرے پیارے مذہب کی پیاری کتاب میرے سینے میں موجود ہے اور وہاں جاکر بسم اللہ پڑھکر الحمد سے والناس تک سارا قرآن عظیم سنا کر اپنے پیارے مذہب کی اشاعت کرنے لگے گا۔ یہی ان الدین عند اللہ الاسلام کہ بیشک اگر کوئی مذہب عالم کے چپہ چپہ اور گوشہ گوشہ پر اپنی سلطنت و شہنشاہی کر سکتا ہے تو وہ ایک پیارا مذہب اسلام ہے۔ پانچویں دلیل ملاحظہ کیجیے۔ یہ تو اسلام کا دعویٰ ہے کہ میں حق اور سچا مذہب

ہوں میں ستیہ دھرم اور پرم دھرم ہوں جو نیش جو آدمی مجھے نہ قبول کرے مجھے نہ گرہن کرے مجھے چھوڑ دے مجھے تیاگ دے وہ کافر، ملحد، ناستک ادھرمی ہے۔ جہنم، دوزخ، گھور نرک میں پڑیگا۔ مگر ہر دعوے کے لیے گواہ ہونے ضرور ہیں اسلام بھی اپنے دعوے کی سچائی پر قرآن پاک کو گواہ پیش کرتا ہے اب ذرا قرآن اور وید کا مقابلہ کر دیکھیے اول تو ویدوں میں کس قدر تغیر و تبدل ہوا ہے پنڈت دیانند ستیارتھ پرکاش گیارھویں سملاس صفحہ ۳۷۰ پر اس بات کا اقراری ہے کہ رگوید کی اکیس شاخیں تھیں یجروید کی ایک سو ایک سام وید کی ایک ہزار اتھروید کی نو اُن میں سے تھوڑی ملتی ہیں بقیہ گم ہو گئی ہیں لیجئے جس کتاب کو ایشوری گیان کہا جاتا ہے اُسی کا ٹھکانا نہیں رہا یہ معلوم ہی نہیں ہو سکتا کہ کتنا ان میں سے کم ہوا ہے اور کتنا زائد۔ دوسری بات یہ ہے کہ آج تمام عالم کے آریوں کو چیلنج ہے آئیں اور اپنے ویدوں کی اگنی وایو آدیتہ انگرا ناک سند تو بیان کریں کہ اُن رشیوں سے ان آریوں تک کس کس ذریعہ کس کس وسیلہ سے وید پہنچے اور وہ وسائل معتبر تھے یا غیر معتبر مگر بحمدہ تعالیٰ کسی میں یہ ہمت نہ ہے نہ ہو سکتی ہے کہ ویدوں کی رشیوں تک اسناد پیش کر سکے بخلاف قرآن عظیم کے آج بفضلہ تعالیٰ ہر عالم دین ہر قاری قرآن پاک کی سند اپنے استاذ سے لیکر حضور اقدس سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک بلکہ خود رب العلمین جل جلالہ تک بیان کر سکتا ہے اور یہ بتا سکتا ہے کہ فلاں نے فلاں سے پڑھا اور اس نے فلاں سے پڑھا حتی کہ اُس نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اور حضور نے جبریل امین علیہ السلام سے اور اُنھوں نے رب العلمین سے۔ پھر حفاظت کا طریقہ وہ رکھا ہے کہ دُنیا زمانہ سے نرالا پتھر ٹوٹ سکتے ہیں کاغذ گل سکتا ہے لکڑی کے ٹکڑے جل سکتے ہیں

بوٹا، بیل یا اور دھات زمین کھا سکتی ہے مگر قرآن پاک ان سب سے علاوہ سینوں میں محفوظ رکھا گیا جہاں نہ چور چرا سکے نہ ڈاکو لوٹ سکے پھر اس کے جلوے دیکھیے تو عالم کے اقطار و اکناف کو منور کر رکھا ہے مسلمان تو مسلمان کفار کے گھروں میں بھی موجود ہے ترجمے اس کے اردو، فارسی پشتو، پنجابی، بنگالی، گجراتی، بھاشا، سنسکرت، انگریزی، جرمنی، لاطینی اطالوی، ترکی غرض ہر زبان میں موجود ہیں بخلاف وید کے کہ وہ اب تک اپنی کال کوٹھری سے باہر نکلا ہی نہیں آریہ دھرم کے موافق اس کا صحیح ترجمہ اب تک کسی زبان میں ہوا ہی نہیں۔ پھر قرآن مقدس کی اشاعت دیکھیے تو وہ بھی اپنی نرالی شان، انوکھی آن رکھتی ہے اول تو ہر مسلمان پر ہر روز پانچ وقت میں رکعتوں میں قرآن عظیم کا کچھ حصہ پڑھنا فرض فرما دیا سنتیں اور نفل اس کے علاوہ ہیں اور پھر سال بھر میں ایک خاص مہینہ اس کی اشاعت کے لیے مقرر کر دیا گیا جس کا نام رمضان مبارک ہے۔ اللہ اللہ اس مبارک مہینے کی آمد کا مسلمان کس شوق کیسے ذوق سے انتظار کرتے ہیں ۲۹۔ شعبان ہے مغرب کا وقت ہے مسلمان اس شوق میں کہ قرآن پاک کے سننے کا زمانہ آگیا ہے مطلع پر نگاہیں دوڑا رہے ہیں اور مثل تلاش محبوب گم شدہ ہلال رمضان کی جستجو میں نہایت بیقراری کے ساتھ نظریں آسمان پر جگر لگا رہی ہیں کہ یکبارگی چاند نظر آیا اور بیساختہ سب کی زبان سے نکل گیا "چاند مبارک" اب کیا تھا چل پہل ہونے لگی، دھومیں مچ گئیں تمنائیں مزے پر ہیں امنگیں جوش پر ہیں قرآن پاک سننے کا شوق ہے کہ بڑے سے لیکر چھوٹے تک بڈھے سے لیکر بچے تک ہر ایک کے دل کا چین اور جان کا آرام ہے۔ اب اسلام کا

حکم ہے کہ دن کو روزہ رکھو کھانے پینے جماع غرض نفسانی لذات ثلاثہ سے باز رہو کہ تمہارا قلب پاک ہو جائے اُس میں روحانیت پیدا ہو اُس کے بعد قرآن پاک سنو تاکہ اُس کے فیوض و انوار سے مستنیر و مستفیض ہو سکو شام کا وقت ہے دن بھر کے بھوکے پیاسوں تھکے ہاروں نے روزہ کھولا ہے کچھ تھوڑا سا کھایا پیا ہے نفس کہتا ہے ذرا آرام کرو چارپائی پر لیٹے ہیں جی اُٹھنے کو نہیں چاہتا کہ ناگاہ مؤذن اذان دیتا ہے آرام و راحت پر لات مار کر نفس کو ملامت کرتے ہوئے قرآن پاک کے عاشق دوڑے چلے جا رہے ہیں کلام ربانی کا عشق ہے کہ اپنے متوالوں کو بیتاب کیے ہوئے دربار الٰہی تک لیے جا رہا ہے اب مسجد میں پہنچے اسلام نے حکم دیا کہ پہلے وضو کرو یعنی پاک ہو لو پھر فرض ادا کرو کہ اُس کی نورانیت سے تمہارا قلب منور ہو جائے اور پھر دو سنتیں پڑھو اُس پیارے آقائے نامدار محبوب کردگار سرکار ابد قرار مالک و مختار شہنشاہ تاجدار سیدنا محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یاد میں جن کے مبارک ہاتھوں سے یہ قرآن تمہیں ملا۔ اب اس کے بعد ایک امام کھڑا ہوتا ہے تمام مقتدی اُس کے پیچھے خداوند قدوس کے حضور ہاتھ باندھکر کھڑے ہوتے ہیں اب سبوح قدوس کا فرمان شہنشاہ مقتدر کا کلام پڑھا جا رہا ہے اُس کے بندے حضور قلب سے مؤدب ہاتھ باندھے کھڑے ہوئے سن رہے ہیں اب اسوقت نہ انھیں اپنی اولاد کا خیال ہے نہ مال کا نہ اپنے اعزا اقربا کا۔ قرآن ہے اور اُن کے ایمان کی جان اور جان کا ایمان ہے۔ ایک مہینے میں اگر شمار کیا جائے تو اسلامی دُنیا میں لاکھوں بلکہ کروڑوں قرآن پاک ختم ہو جاتے ہیں العظمۃ للہ کیا کوئی مذہب اسلام کے مقابل اپنی کتاب کی اپنے ماننے والوں میں ایسی جلالت و سطوت ایسی اشاعت بتا سکتا ہے۔ حاشا۔

یہ ہے ان الدین عند اللہ الاسلام کہ اگر کوئی مذہب عالمگیر ہو کر دنیا میں آیا ہے تو وہ ایک پیارا مذہب اسلام ہے قرآن پاک میں کمی بیشی ہونا تو درکنار ایک نقطہ کی کمی زیادتی اپنے مقام سے تغیر تبدل نہ کبھی ہوا نہ ہو سکتا ہے یہ ہے ان الدین عند اللہ الاسلام کہ اگر کوئی مذہب الٰہی فرمان کو اپنے پاس محفوظ رکھتا ہے تو وہ ایک پیارا مذہب اسلام ہے۔ چھٹی دلیل سنیئے۔ ایک شخص یہ کہتا ہے کہ میں کسی آدمی سے بات نہیں کرنا چاہتا ہوں نہ پنڈت جی دلیں نہ مولوی صاحب میں دونوں کی کتابوں سے سوالات کرتا ہوں جسکی کتاب میرے جوابات دیدے گی میں اُسی کو مانوں گا۔ اب وہ وید سے پوچھتا ہے وید بھگوان آپ ہمیں اُپدیش دیجیے آپ ہمیں بتائیے کہ آپ کس کا کلام ہیں تو وید کے اندر کہیں اس کا ذکر ہی نہیں کہ وید ایشوری اہام ہے وید مہاراج خاموش ہیں وہ پوچھتا ہے آپ کی حقانیت پر کیا دلیل ہے تو وید خاموش وہ پوچھتا ہے جیسے آپ پہلے تھے ویسے ہی اب بھی ہیں یا کچھ فرق ہو گیا ہے تو وید خاموش مگر پنڈت دیانند اپنے وید کو خاموش دیکھکر کہہ دیتے ہیں کہ ہاں ویدوں کی بہت سی شاخیں گم ہو گئی ہیں جن کا پتہ نہیں وہ پوچھتا ہے آپ کس پر نازل ہوئے تو وید خاموش وہ پوچھتا ہے جس پر آپ اُترے اس کے اوصاف بیان کیجیے تو وید خاموش۔ وہ پوچھتا ہے آپ کی باتیں یقینی ہیں یا اُن میں شک بھی ہو سکتا ہے تو وید خاموش وہ پوچھتا ہے آپ سنسار میں کس کارن سے کس لیے پدھارے ہیں تو وید خاموش وہ پوچھتا ہے ہم اپنے پرمیشور کی پوجا کیسے کریں تو وید خاموش وہ پوچھتا ہے کونسا مذہب کونسا دین سچا ہے تو وید خاموش وہ پوچھتا ہے جو لوگ آپ کو مانیں اُن کو کیا ملے گا اور جو نہ مانیں اُن کو کیا سزا بھگتنی ہوگی تو

وید خاموش۔ غرض وید میں کسی بات کا ذکر نہیں نام نہیں وہ شخص خوشامد کرتے کرتے منتی کرتے کرتے پیاں پڑتے پڑتے ہاتھ جوڑتے جوڑتے تھک گیا مگر وید بھگوان کی چپ نہ ٹوٹنی تھی نہ ٹوٹی۔ اب وہ وید سے مایوس ہو کر قرآن پاک کے دربار میں حاضر ہوتا ہے اور عرض کرتا ہے اے پیارے قرآن آپ ہمیں بتائیے کہ آپ کس کا کلام ہیں تو وہ فرماتا ہے تنزیل من رب العلمین میں رب العلمین کا اوتارا ہوا اُس کا کلام ہوں وہ پوچھتا ہے آپ کی حقانیت پر کیا دلیل ہے تو وہ فرماتا ہے وانکنتم فی ریب مانزلنا علے عبدنا فاتوا بسورۃ من مثلہ یعنی دنیا میں دو ہی قسم کی چیزیں ہیں ایک انسان کی بنائی ہوئی ایک خدا کی پیدا کی ہوئی انسان کی بنائی ہوئی چیز خواہ وہ کوئی کلام ہو یا کمال غرض اُس کا مثل انسان بنا سکتا ہے اور کوئی انسان آدمی کی بنائی ہوئی چیز کے بے مثل ہونے کا دعوی نہیں کر سکتا اور اگر کریگا تو فوراً دوسرا انسان اُس کے مثل بنا کر اُس کے دعوے کو غلط ثابت کر دیگا۔ غالب جو زبان اردو کا مجدد سمجھا جاتا ہے وہ ایک سہرا کہتا ہے اور مقطع میں اُس کی بے مثلی کا دعوی کر دیتا ہے اور کہتا ہے ؎

ہم سخن فہم ہیں غالب کے طرفدار نہیں ۔۔۔ دیکھیں اس سہرے سے کہدے کوئی بڑھکر سہرا

دوسرے ہی دن حضرت ذوق رحمہ اللہ اُس سے عمدہ سہرا بنا کر پیش کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں ؎

جس کو دعوی ہو سخن کا یہ سُنا دو اُسکو ۔۔۔ دیکھ اس طرح سے کہتے ہیں سخنور سہرا

غالب مان لیتا ہے اور اپنا دعوی واپس لیتا ہے معافی مانگتا ہے اور کہتا ہے

اشعار

منظور تھا گزارشِ احوالِ واقعی ۔۔۔ اپنا بیان حسنِ طبیعت نہیں مجھے

مقطع میں آپڑی تھی سخن گسترانہ بات
مقصود اس سے قطع محبت نہیں مجھے
اُستاد شہ سے ہو مجھے پرخاش کا خیال
یہ تاب یہ مجال یہ طاقت نہیں مجھے

غرض اسی طرح تمام مصنوعات انسانی میں کسی چیز کی بے مثلی کا دعویٰ نہیں ہو سکتا اور اگر ہو تو فوراً دوسرا اُس کے مثل بلکہ اُس سے بڑھکر بنا دیگا اور اُس دعوے کو غلط ثابت کر دے گا۔ اور دوسری قسم وہ چیزیں ہیں جو خدا کی بنائی ہوئی ہیں اُن کا مثل انسان نہیں بنا سکتا عالم کے کاریگروں، استادوں پادریوں، پنڈتوں، گیانیوں مہاگیانیوں، عالموں، سائنس دانوں سب مردوں، عورتوں، بچوں، جوانوں، بڈھوں، پرشوں، استریوں، پنسکوں سب کو جمع کرلو اور ایک پیڑ کا پتا توڑ کر اُن کے سامنے پیش کرو اور اُن سب کو چیلنج دو کہ یہ پتا بے مثل ہے اور اگر بے مثل نہیں تو تم میرے دعوے کو غلط ثابت کر دو۔ سارا جہاں ملکر اپنی پوری طاقت صرف کرکے اس پتے کا مثل بنا دو وہ سب حیران ہو جائیں گے، پریشان ہو جائیں گے، کوشش کرتے کرتے تھک جائیں گے، مر جائیں گے، مٹ جائیں گے، فنا ہو جائیں گے، سڑ جائیں گے، گل جائیں گے مگر اُس پتے کا مثل نہیں بنا سکیں گے کیوں اس لیے کہ وہ پتا خدا کا بنایا ہوا ہے اور خدا کی بنائی چیز کا مثل انسان نہیں بنا سکتا۔ بس یہی میری حقانیت کی آفتاب سے زائد روشن دلیل ہے جس کے جگمگاتے جلووں کے آگے سورج کی آنکھیں بھی ماند ہیں۔ تیرہ سو برس سے میرا یہ دعویٰ تمام عالم کے سامنے فصحاء بلغائے عرب کے آگے پیش ہے کہ اگر تمھیں میرے کلام الٰہی ہونے میں شک ہے بلکہ تم یہ کہتے ہو کہ یہ کسی انسان کا کلام ہے اور ظاہر ہے کہ انسان کی بنائی ہوئی چیز کے مثل انسان بنا سکتا ہے تو تم تمام عالم سارا جہاں ملکر میرے مقابل میری ایک

چھوٹی ہی سی سورت کا مثل بنا کر پیش کر دو یہ وہ زبردست برہان ہے جس کے جواب سے زمانہ ہمیشہ سے عاجز ہے اور عاجز رہے گا یہ وہ تحدی ہے یہ وہ معارضہ تھا جس کی ہیبت نے ہاتھوں سے قلم چھڑا دیئے، بولنے والی زبانیں ساکت بلکہ گونگی ہو گئیں قلم کی جگہ ہاتھ میں تلوار لینا پڑی اور میری ایک آیت کا نظیر پیش کرنے کے بدلے میرے دشمن خون کی ندیاں بہانے کے لیے تیار ہو گئے۔ بلغائے عرب کی ہمتیں پست پڑ گئیں اور انھوں نے عملی طور پر اپنے عجز کا اعتراف کیا اور اب تک زمانہ میری ایک سورت کا مثل پیش کرنے سے عاجز ہے تو کیا آفتاب سے زیادہ روشن طور پر ثابت نہ ہو گیا کہ میں ہرگز کسی انسان کا بنایا ہوا نہیں بلکہ اُس خدائے واحد قدوس جل جلالہٗ کا کلام ہوں جس کی ہر چیز بے مثل و بے نظیر ہے۔ وہ پوچھتا ہے آپ کے اندر کوئی تغیر و تبدل تو نہیں ہوا تو قرآن فرماتا ہے۔
انا لہ لحفظون میری حفاظت خود میرا نازل کرنے والا اللہ عزوجل کر رہا ہے مجھ میں ایک حرف زبر زبر نقطہ تک کی کمی زیادتی تغیر تبدل محال اور ناممکن ہے۔ وہ پوچھتا ہے آپ کس پر نازل ہوئے تو قرآن فرماتا ہے نزل علے محمد میں محمد صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم پر نازل ہوا ہوں وہ پوچھتا ہے جس پر آپ نازل ہوئے اُس کے اوصاف بیان کیجیے تو قرآن فرماتا ہے محمد رسول اللہ محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں انک لعلے خلق عظیم وہ بڑے عظیم خلق پر ہیں اُن کے اوصاف کریمہ کا خلاصہ اتنا ہی سمجھ لو کہ وہ عظیم ہیں تمھاری عقول سے وراء ہیں انھیں اُن کے رب کے سوا کوئی نہیں جانتا اور اسی قسم کی صدہا آیات ہیں انھیں پڑھ لو۔ وہ پوچھتا ہے اُن کا مرتبہ

اُن کے رب کے حضور کتنا ہے قرآن فرماتا ہے ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ اتنا ہی سمجھ لو کہ وہ خدا کے ایسے محبوب ہیں کہ خود خدا اُن کا رضا جو ہے اُن کی مرضی کے موافق تمام نظام دنیا و انتظام آخرت ہوا اور ہے اور ہوگا وہ پوچھتا ہے ہم خدا کی اطاعت کیسے کریں تو قرآن فرماتا ہے من یطع الرسول فقد اطاع اللہ جو خدا کی اطاعت کرنا چاہے تو اُس کے رسول محمد مصطفےٰ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری کرے اُن کی اطاعت خدا کی اطاعت ہے وہ پوچھتا ہے ہم خدا کی محبت کیونکر حاصل کریں تو قرآن فرماتا ہے فاتبعونی یحببکم اللہ اگر خدا سے محبت کرنا چاہتے ہو تو اُس کے حبیب صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے غلام بندۂ فرمان حلقہ بگوش بنجاؤ خدا خود تمھیں اپنا محبوب بنالے گا وہ پوچھتا ہے جن پر آپ نازل ہوئے اُن کے ساتھی کیسے ہیں تو قرآن فرماتا ہے والسبقون الاولون من المھجرین والانصار والذین اتبعوھم باحسان رضی اللہ عنھم و رضوا عنہ اُن کا مرتبہ کیا پوچھتے ہو خلاصہ اتنا سمجھ لو کہ اللہ اُن سے راضی اور وہ اللہ سے راضی۔ وہ پوچھتا ہے آپ کہاں اُترے تو قرآن فرماتا ہے انا انزلنہ قرانا عربیا میں عربی ہوں عرب شریف میں اترا ہوں وہ پوچھتا ہے آپ کس مہینے میں نازل ہوئے تو قرآن فرماتا ہے شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن میں پہلی بار جب دنیا میں تشریف لایا ہوں تو رمضان شریف کا مہینہ تھا وہ پوچھتا ہے آپ پہلے پہل رات کو تشریف فرما ہوئے تھے یا دن کو تو قرآن فرماتا ہے انا انزلنہ فی لیلۃ القدر میں شب قدر میں اُترا ہوں وہ پوچھتا ہے کونسی تاریخ تھی تو قرآن

تین بار لیلۃ القدر فرما کر اشارہ فرما دیتا ہے کہ لیلۃ القدر میں ۹ حروف ہیں ۹ کو ۳ میں ضرب دینے سے ۲۷ ہوتے ہیں یعنی ۲۷ - رمضان مبارک شب قدر میں پہلی بار میرا نزول ہوا - وہ پوچھتا ہے آپ ایک ہی بار سب کا سب کیوں نہیں نازل ہو گئے تھوڑا تھوڑا کر کے کیوں تشریف لائے تو قرآن فرماتا ہے لنثبت بہ فوادك اس لیے کہ خدا کے حبیب محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم مجھے آسانی سے یاد فرمالیں یاد کرنے میں انھیں تکلیف نہو - وہ پوچھتا ہے آپ کی باتیں یقینی ہیں یا نہیں قرآن فرماتا ہے ذلك الكتاب لا ریب فیہ میں وہ بلند رتبہ کتاب ہوں کہ مجھ میں شک و شبہ کو گنجایش ہی نہیں وہ پوچھتا ہے آپ کس لیے تشریف لائے ہیں قرآن فرماتا ہے ھدی للمتقین میں ڈر والوں کو ہدایت کرنے کے لیے تشریف لایا ہوں وہ پوچھتا ہے ہم خدا کی عبادت کس طرح کریں قرآن فرماتا ہے اقیموا الصلوٰۃ واتوا الزکوٰۃ کتب علیکم الصیام وعلی الناس حج البیت - نماز پڑھو، زکوٰۃ دو، روزہ رکھو، حج بیت اللہ کرو یہ خدا کی عبادت کے طریقے ہیں وہ پوچھتا ہے ہم آپ کے پاس کیونکر آ سکتے ہیں قرآن فرماتا ہے لا یمسہ الا المطھرون میرے پاس اگر آنا چاہو تو پہلے خوب پاک ہو لو بغیر پاک ہوئے مجھے ہاتھ نہیں لگا سکتے وہ پوچھتا ہے کونسا دین سچا ہے تو قرآن فرماتا ہے ان الدین عند اللہ الاسلام بیشک اللہ کے نزدیک سچا دین اسلام ہے وہ پوچھتا ہے آپ کو ماننے کی کیا جزا اور نہ ماننے کی کیا سزا ہے تو قرآن فرماتا ہے ان الذین اٰمنوا وعملوا الصلحت کانت لھم جنت الفردوس نزلا خلدین فیھا لا یبغون عنھا حولا

جو لوگ مجھے مانتے ہیں مجھ پر ایمان لاتے ہیں اُن کی مہمانی جنت الفردوس ہے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے کبھی نکلنے کے نہیں اور فرماتا ہے ان الذین کفروا من اھل الکتب والمشرکین فی نار جھنم خلدین فیھا اولئک ھم شر البریہ ○ جو لوگ مجھے نہیں مانتے ہیں میرے ساتھ کفر کرتے ہیں خواہ وہ نصاریٰ و یہود ہوں یا مجوس و زاریہ و ہنود یا اور مرتدین غرض سب دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے اور وہ تمام مخلوقات سے بدتر ہیں۔ اور فرماتا ہے ان المنفقین فی الدرک الاسفل من النار جو لوگ زبان سے میرے ماننے کا دعویٰ کریں اور باطن میں مجھ سے انکار رکھیں جیسے ہیں مشرکین کی دوستی کو حرام بتاؤں اور یہ لوگ اُسے حلال ٹھہرائیں ہیں مشرکین کو شر البریہ فرماؤں اور یہ لوگ اُسے لیڈر رہبر، رہنما، امام، مہاتما بالقوہ نبی مذکر مبعوث من اللہ وغیرہ کہیں یہ اور اس قسم کے سب لوگ وہابیہ غیر مقلدیہ، نیچریہ، روافض، قادیانیہ، چکڑالویہ سب کے سب منافق ہیں اور ان سب کا ٹھکانا جہنم ہے۔ مسلمان بھائیو! دیکھا آپ نے قرآن مقدس نے تمام سوالات کے جوابات دیدیئے اور وید کی مُہر نہ کھلی نہ کھلے اب فرمایئے وہ شخص مسلمان ہوگا یا نہیں۔ ضرور ہوگا اس لیے کہ اس کے تمام شرائط قرآن پاک نے پورے فرما دیئے یہ ہے ان الدین عند اللہ الاسلام دنیا جہان میں جگ سنسار میں خدا کے نزدیک سچا مذہب، ستیہ دھرم ایک دین اسلام ہے۔ پیارے بھائیو دیکھا آپ نے یہ ہے ہمارا پیارا مذہب جس کی حقانیت کے جگمگاتے آفتاب کے حضور تمام خفاشان مذاہب باطلہ کی آنکھیں خیرہ اور بے بصارت

ہیں جس کی بارگاہ صولت پناہ کی دہلیز سطوت پر آج دنیا کے مذاہب
وادیان اپنی جبین خم کرنے پر مجبور ہیں۔ افسوس آج اوس پاک مقدس دین
پر ایسے سٹریل مذہب والے ایسے ناپاک حملے کریں اور مسلمان یوں
خاموش رہیں آہ کیا تم ایسے بے غیرت ہو گئے مہیمات کیا تمھارے
اندر اپنے سچّے مذہب کا ایسا بھی درد نہیں جیسا باطل پرستوں کو اپنے
جھوٹے دھرم کا ہے کیا تمھارے دل واقعی مُردہ ہو چکے ہیں کیا اب بھی
تمھاری رگ حمیت و غیرت نہیں پھڑکے گی اگر ہاں واقعی ایسا ہی ہے
تو بہتر یہ ہے کہ مرنے سے پہلے مرجاؤ اور چلو قبر کے اندر سو رہو ایسی بغیرت
زندگی مرنے سے بدتر ہے کہ اپنے پیارے دین، پیارے قرآن، پیارے
رسول، پیارے رحمان کی مقدس شان میں ایسے ملعون کلمے سنیں باغ
اسلام کو یوں لٹتا دیکھیں اور دم سادھے بیٹھے رہیں اُٹھو، جاگو، ہوشیار
ہو بیدار ہو بہت سو چکے سونے کا نتیجہ بھی بھگت چکے کیا تم ابھی اپنی پاداش
کو نہیں پہنچے برائے خدا اب ہندوؤں سے ہوشیار ہو اُن سے نفرت
کرو، اُن سے اتحاد و وداد توڑ دو، اپنا رشتہ پیارے اسلام سے جوڑو
مشرکین سے اپنا تعلق توڑ دو کیا اب اس وقت کا انتظار ہے جب معاذ اللہ
اسلام کا لہلہاتا باغ خدانا کردہ تمھاری آنکھوں کے سامنے اُجاڑ ڈالا جائے
اُس کی بلبلوں کو ذبح کر دیا جائے اُس کے غنچوں کو مسل کر پھینکدیا جائے
اُس کے پھول پتیاں سب ایک دم سے کھلا جائیں۔ اُٹھو اللہ پھر رسول
جل و علا و صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم پر بھروسا کر کے دین الٰہی کی حمایت
کے لیے کمر ہمت چست باندھو آج اعدائے دین تمھارے اس پیارے مذہب
اسلام کے مٹانے کے لیے اپنے سونے چاندی کو پانی کی طرح بہا رہے ہیں

تم بھی تیار ہو جاؤ اور جو جماعت رضائے مصطفےٰ کے کام کر رہی ہے جو جماعت کفار کی تمام تر مساعی ضارہ کے باطل کرنے میں کوشش کر رہی ہے جس کا وفد اسلام مردانہ وار اللہ اکبر یا رسول اللہ کہکر دشمنوں کے فرغے میں کود پڑا ہے اور بحمدہ تعالےٰ مولیٰ عزوجل اور اس کے حبیب اکمل نے اُسے امید سے زیادہ فتح و نصرت بھی عطا فرمائی ہے دامے، درمے، قدمے، قلمے، سخنے اُس کی امداد و اعانت کرو مولےٰ عزوجل آپ کو اور مجھے اپنے دین پاک کی حمایت کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

اب میں اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں آئندہ صحبت میں قرآنی توحید اور ویدک توحید کا مقابلہ انشاء اللہ المولےٰ تعالےٰ دکھاؤں گا وصلے اللہ تعالیٰ علےٰ خیر خلقہ سیدنا و مولانا محمد والہ وصحبہ اجمعین و ابنہ وحزبہ یا ارحم الراحمین و یا اکرام الاکرمین۔ واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

استدعا

شائقین و الاتمکین سے

ہماری استدعا ہے کہ وہ ان مذہبی دینی اشد ضروری

کتب کی اشاعت کو محض کتب فروشی یا دنیاوی مفاد ہی

پر محمول نہ فرمائیں بلکہ ہم غور مہ و ہم ثواب جانیں کہ انکی اشاعت عین

اشاعت دین ہے جو ہر مسلمان پر ہر وقت فرض ہے انکے مصنفین عظام اپنے

فرائض منصبی سے سبکدوش ہو چکے اور مؤلفین کرام کا جو مطمح نظر تھا وہ انجام پا چکا

اب یہ صرف ہمارا آپکا فرض ہے کہ دنیائے اسلام کے چپہ چپہ گوشہ گوشہ میں

ان تمام کتب کے پہنچانیکی سعی بلیغ کریں تاکہ دیگر برادران اسلام بھی ان

تصانیف عالیہ سے مستفید ہو سکیں اور عیاروں کیادوں مکاروں کے

کید و مکر میں نہ آئیں جو حشرات الارض کیطرح تمام ملک میں

پھیلتے جا رہے ہیں مولے عزوجل بطفیل نبی کریم سراپا

رحیم علیہ افضل الصلاۃ

والتسلیم ہمیں آپکو بلکہ

جمیع برادران اہلسنت و جماعت کو انکے شر سے محفوظ دمامون

جملہ کتب رکھے ۔ آمین

ملنے کا پتہ

سید ایوب علی صاحب رضوی مہتمم رضوی کتبخانہ محلہ بہار پور ضلع